بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Islamabad, the 18th August, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (the State Bank Building), Islamabad, at five of the clock in the evening.

Mr. Chairman (Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی
لہ ملک السموت والارض لا الہ الا ھو یحیی و
یمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی
یؤمن باللہ وکلمتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون ہ

ترجمہ : اے نبی اعلان کر دے کہ میں رہتی دنیا تک تم تمام انسانوں
کے لئے اللہ کا رسول ہوں۔ جو آسمانوں و زمین کی ساری سلطنت کا اکیلا حاکم
ہے جس کے سوا کوئی ہستی نہیں جس کے آگے بندگی کے لئے سر جھکانا اور
التجا کے لئے ہاتھ پھیلانا درست ہو، وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت
کی نیند سلا دیتا ہے اس لئے اپنی زندگی پر صرف اللہ کی حاکمیت مانو، اور دنیا
کے سفر میں اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کو چراغ راہ بناؤ جو تمہیں دین عالم
غیب کی خبریں دیتا ہے نہ وہ اہل کتاب میں سے ہے نہ اس نے کسی انسان
سے علم حاصل کیا وہ رسول براہ راست اللہ کا شاگرد ہے وہ خود اپنا لاشریک حاکم
و مالک صرف اللہ کو مانتا ہے اور اس کے احکام صحیح راہ عمل تسلیم کرتا ہے
تم بھی اس کی پیروی کرو یہی وہ راستہ ہے جس پر چلکر تم دنیا میں عزت
و کامیابی اور آخرت میں رحمت الٰہی کی منزل پر پہنچ سکتے ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Islamabad, the 18th August, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (the State Bank Building), Islamabad, at five of the clock in the evening.

Mr. Chairman (Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی
لہ ملک السموت والارض لا الہ الا ھو یحیی و
یمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی
یؤمن باللہ وکلمتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون ہ

ترجمہ : اے نبی اعلان کر دے کہ میں رہتی دنیا تک تم تمام انسانوں کے لئے اللہ کا رسول ہوں۔ جو آسمانوں و زمین کی ساری سلطنت کا اکیلا حاکم ہے جس کے سوا کوئی ہستی نہیں جس کے آگے بندگی کے لئے سر جھکانا اور التجا کے لئے ہاتھ پھیلانا درست ہو، وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت کی نیند سلا دیتا ہے اس لئے اپنی زندگی پر صرف اللہ کی حاکمیت مانو، اور دنیا کے سفر میں اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم کو چراغ راہ بناؤ جو تمہیں دین عالم غیب کی خبریں دیتا ہے نہ وہ اہل کتاب میں سے ہے نہ اس نے کسی انسان سے علم حاصل کیا وہ رسول براہ راست اللہ کا شاگرد ہے وہ خود اپنا لاشریک حاکم و مالک صرف اللہ کو مانتا ہے اور اس کے احکام و صحیح راہ عمل تسلیم کرتا ہے تم بھی اس کی پیروی کرو یہی وہ راستہ ہے جس پر چلکر تم دنیا میں عزت و کامیابی اور آخرت میں رحمت الٰہی کی منزل پر پہنچ سکتے ہو۔

جناب چیرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا کوثر نیازی: قبل اس کے کہ کارروائی شروع ہو آپ کی وساطت سے یہ چاہتا ہوں کہ ایوان حال ہی میں پنڈی میں ایک فیملی کے مظلوم مقتولوں کیلئے دعائے مغفرت کرے اس سے ایک تو ایوان کی ہمدردی کا بھی اظہار ہوگا۔ اور دوسرے ہم اس تشویش میں بھی شریک ہوں گے جو اب تک کی تحقیقات کی ناکامی سے پاکستان کے شہریوں میں پیدا ہو رہی ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ایوان میں مقتولین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب چیرمین: میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ مناسب اور برمحل تجویز ہے۔ آیئے سب مل کر مقتولین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

(دعائے مغفرت کی گئی۔)

Mr. Chairman: Appointment of Presiding Officers: In persuance of Sub-rule (1) of Rule (14) of the Rules of Procedures and Conduct of Business in the Senate 1973, I nominate the following Members in order of precedence to form a Panel of Presiding Officers for the August, 1985 Session of the Senate of Pakistan:

1. Mr. Ahmed Mian Soomro
2. Mr. Muhammad Ali Khan Hoti
3. Nawabzada Jehangir Shah Jogzai

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیرمین: کچھ رخصت کی درخواستیں ہیں۔ ان کو لے لیتے ہیں۔ جناب ایم ظہور الحق اپنے نجی امور کی بناء پر لندن تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیرمین: قاضی حسین احمد صاحب فریضہ حج ادا کرنے کے لئے سعودی عرب تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ ان کی درخواست منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ آج کل بیرون ملک گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب فدا محمد خان صاحب فریضہ حج ادا کرنے کے لئے سعودی عرب تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور کرتے ہیں؟ (رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد احمد مرزا اپنی بیماری کی بناء پر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور کرتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد اکرم خان بوسان اپنی علالت کی بناء پر حالیہ اجلاس میں شرکت سے معذوری ظاہر کر رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: چوہدری رحمداد صاحب اپنی علالت کی بناء پر ۱۸ اگست کو ایوان میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد اسحٰق صاحب اپنی والدہ کی وفات کی بناء پر حالیہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور کرتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Privilege Motion. There is a Privilege Motion standing in the name of Mr. Ahmed Mian Soomro:

Mr. Ahmed Mian Soomro:

PRIVILEGE MOTION *RE*: FAILURE OF GOVERNMENT IN CONSTITUTING THE A FINANCE COMMITTEE

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I ask for leave to make a Motion in respect of the breach of privilege of the House by the failure of the Federal Government to constitute a Finance Committee as stipulated in Article 88 of the Constitution. Although the Prime Minister had during the last Session, assured the House that he would propose the names of the Members to be elected to the said Committee after 2/3 days when the matter was being considered by the House during its last Session. But the Prime Minister failed to do so and this has hindered the House in the performance of its duty as enshrined in the Constitution.

Mr. Chairman: Would you like to explain, please go ahead.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Under Article 88 of the Constitution, as you know, it is mandatory to constitute Finance Committee in order to regulate the affairs of the Senate. Thus, this Finance Committee of the Senate like that of the National Assembly has to be elected by the House. The House requested the Prime Minister, having faith in him that he may kindly propose the names of any one, he deems fit and the Prime Minister had kindly agreed and promised that in a day or two he would give the names. But up-to the end of the Session, you find, Sir, that no such plan came forward. Although I have reminded the justice Minister a day before the Session, that this is a Manadatory Committee and he may kindly ask the Prime Minister to give the names so that the House could consider them. But they failed to do so with the result that in the entire Session and up to this time, this Committee, which is a Manadatory Committee, and which is a very responsible Committee, has not been constituted. I have, therefore, given a separate Motion also in respect of forming this Committee with the names thereof.

Mr. Chairman: Mr. Iqbal Ahmad Khan, Minister for Justice:

جناب اقبال احمد خان: جناب چیئرمین! آپ کو اس بات کا علم ہوگا کہ میں نے یہاں ایک موشن پیش کی تھی جس کے مطابق یہ گزارش کی گئی تھی کہ لیڈر آف دی ہاؤس کو اس بات کا اختیار دیا جائے کہ وہ فنانس کمیٹی نامزد کر دیں جیسا کہ دوسری سٹینڈنگ کمیٹیز کے سلسلے میں اس معزز ایوان نے جناب

لیڈر آف دی ہاؤس کو اس بات کا اختیار دیا تھا جناب والا! صحیح طور پر مجھے یاد نہیں لیکن غالباً معزز رکن جنہوں نے یہ تحریک استحقاق move کی ہے انہی کے اعتراض پر میں نے وہ موشن واپس لے لی تھی کیونکہ انہوں نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ اختیارات لیڈر آف دی ہاؤس کو نہیں دیئے جا سکتے کیونکہ یہ Constitutional Provision ہے۔ اس کے لئے الیکشن ہی ہونا چاہئے۔ اس بنا پر میں نے وہ تحریک واپس لے لی کیونکہ اس بات کا اظہار کیا گیا تھا کہ سینیٹ خود اس کا انتخاب کرے گی۔ اب جناب والا یہی آپ کے سامنے جو آرٹیکل ۸۸ ہے اگر اجازت ہو تو وہ میں پڑھ کر پیش کرنا چاہتا ہوں

Article 88 (1) of the Constitution provides that the expenditure of the National Assembly and the Senate within authorized appropriations shall be controlled by the National Assembly or, as the case may be, the Senate acting on the advice of its Finance Committee. Clause (2) says the Finance Committee shall consist of the Speaker or, as the case may be, the Chairman, the Minister of Finance and such other Members as may be elected thereto by the National Assembly or, as the case may be, the Senate. No. 3, the Finance Committee may make rules for regulating its procedures.

جناب میری عرض یہ ہے کہ اس آرٹیکل ۸۸ میں یہ Provided نہیں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ اس کمیٹی کو مقرر کرنے کے لئے کوئی موشن دے گی یہ کسی ایک رکن کے موشن پر بھی تعین کیا جا سکتا تھا۔ اس ہاؤس میں اس سیشن میں اس قسم کی کوئی موشن نہیں دی گئی اور اس آرٹیکل کے اندر کوئی Time limit نہیں ہے۔ کہ کب اور کس وقت یہ کمیٹی مقرر کرنی ہے اس لئے یہ کہنا کہ اسے پچھلے اجلاس میں مقرر نہ کیا گیا یا کوئی Proposal نہ آئی اس سے کسی ایک رکن کا یا اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے درست نہیں ہے، بلکہ اس ہاؤس کا اپنا فرض ہے کہ کمیٹی مقرر کرے جو اس آرٹیکل کا منشاء ہے اس لحاظ سے اگر میں کہوں، شاید غلط نہ ہو، ہاؤس ہی نے کمیٹی مقرر کرنا تھی اور move کے مطابق چونکہ کمیٹی مقرر نہیں کی گئی تو اس ہاؤس نے ہی خود اپنا استحقاق مجروح کیا ہے۔

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

ویسے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ اس کے بعد آج یہ اجلاس ہو رہا ہے اور میں نے آج ہی یہ Motion دے رکھی ہے جو اس ضمن میں ہے اور ابھی Motion business ختم ہونے کے بعد تو میں اس معزز ایوان کے سامنے جو تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں اور اگر منظور ہو گئی تو یہ کمیٹی بھی مقرر ہو جائے گی اس لحاظ سے میں عرض کروں گا کہ اس میں استحقاق کی کوئی بات نہیں یہ موشن In-admissible ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اسے ٹیکنکل وجوہ کی بنا پر مسترد کیا جائے۔ میں mover کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ابھی اس business کے بعد میں موشن دے رہا ہوں اس لئے ان سے گذارش ہے کہ وہ اسے پریس نہ کریں۔

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Mian Soomro!

Mr. Ahmed Mian Soomro: I would like to point out that this is correct at that time a Motion was made by the justice Minister and I had raised an objection that he can not nominate but it has to be elected. On that having confidence in the Prime Minister, Leader of the House, you are requested and I think, the Prime Minister will bear me out that he promised that in a day or two, he would propose names and the House agreed then they would elect them. If I am wrong, the record may be referred to and then as far as pressing the Motion is concerned I have no objection and do not press. I have also given a Motion on the 11th for the constitution of this Committee. My purpose is merely that the functions of the House should be done according to the Constitution and that is all. I wanted to draw the attention of the Government. But I would like the record to be set right.

Mr. Chairman: I have a copy of the record available and I think, at an opportune time, I will read out that record if you wish so but in the meantime Professor Khurshid Ahmed wants to speak.

پروفیسر خورشید احمد: محترم چیئرمین صاحب! میں بھی دراصل اس سلسلے میں یہی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے یاد ہے جب یہ بحث ہوئی تھی تو وزیر عدل و انصاف نے وہی بات کہی تھی میں نے ان سے یہ عرض کیا تھا کہ دستور کے الفاظ ہر اگر اس بات میں مانع نہیں ہیں کہ ہم وزیر اعظم کو اس بات کا اختیار دیں کہ وہ اس کمیٹی کی تشکیل کریں الیکٹ بلاشبہ یہ ایوان ہی کرے گا۔

گا اور اسی بنا پر طے یہ ہوا تھا کہ وزیراعظم اس کمیٹی کی تجویز کریں۔ اس وقت یہ فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ اس کو withdraw کیا گیا ہے بلکہ یہ وضاحت آئی تھی اور اس کے بعد بالآخر ہاؤس کی یہ بات مانی گئی کہ گو اس کا الیکشن ہاؤس کرے گا وزیراعظم نامزد نہیں کر سکتے لیکن وزیراعظم کو یہ اختیار دیا جا سکتا ہے کہ وہ اس کو تجویز کر دیں۔

جناب چیئرمین: اگر آپ اس کی اجازت دیں تو میں وہ ریکارڈ پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

Mr. Chairman: Which starts in English;

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, before taking up the legislative business, I would seek your kind permission to submit a Motion.

Mr. Chairman: Yes.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to move:

that as required under Article 88 (2) of the Constitution, the Finance Committee of the Senate be constituted and the Prime Minister may be authorised to name its members on behalf of the House.

Mr. Chairman: The Motion moved is:

that as required under Article 88 (2) of the Constitution, the Finance Committee of the Senate be constituted and the Prime Minister be authorised to nominate its members on hehalf of the House.

Article 88 for the convenience of the honourable members I will read out. It says, "The Finance Committee shall consist of the Speaker or, as the case may be, of Chairman, the Minister of Finance and such other members as may be elected thereto by the National Assembly or, as the ease may be, by the Senate."

Mr. Javed Jabbar: Sir, in the absence of the party system how will one ensure that all shades of opinion represented in the Senate are given weightage.

Mr. Chairman: This is actually why this authority is being asked in the name of the Prime Minister as the Leader of the House, he would keep in mind like he has done in the previous nominations that all shades of opinion in the House to be on this Committee. There is no fixed number but I hope the number is also reasonable.

An Honourable Member: I second this proposal.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I oppose or do not oppose, this is off the record and I am reading out verbatim, but the question is whether there is any power by which we can delegate a Constitutional Power to anybody.

Mr. Chairman: On this, either the Justice Minister or the Attorney General can advise us.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Naturally he will take into view all the considerations but whether legally and Constitutionally, a Constitutional power could be delegated to any individual. On that you may, then hear Somebody.........(Interruption).

میسر نبی بخش زہری: اس سے پہلے بھی وزیراعظم نے دو کمیٹیوں کا اعلان کیا ہے۔ اور سب نے اسی کو مانا لیکن یہاں پر یہ آئینی ضرورت ہے کہ ممبرز منتخب ہونے چاہئیں سینیٹ کی باقی جو کمیٹیاں تھیں ان میں اختیار تھا کہ کوئی اس میں ممبر نامزد کرے تو یہ فرق ہے اور یہ قانونی مسئلہ ہے۔

Mr. Chairman: On that Professor Khurshid Ahmed suggested, and I am again reading verbatim).

"Perhaps a solution could be that we may request the Prime Minister to propose," and then, on that the Chairman says, "I think this is the best way of proceeding about it. So, we authorise or we request the Prime Minister to propose the names." An Honourable Member then says, Sir, he is out of the House. How can we request him to propose A,B or C. That would be a wrong convention. We keep quiet, let him send a proposal. There will be no other proposal and we can then elect the Members." On that Mr. Iqbal Ahmad Khan then proceeds to say, "my submission is that I bow before the decision of this House but no doubt sub-article 2 says how the authority to elect the members lies with this House. If this House delegates its powers to any other authority with this resolution just moved in the House is electing members through the Prime Minister by virtue of this resolution, or motion. The Chairman again; "I am afraid that would not be the correct procedure because it is a Constitutional requirement. It says that Senate should elect those members in the other Resolution although the word used is 'they are also' but they are under the rules. It is a Constitutional requirement and since we do not have any authority by which we can delegate our power to somebody to elect on our behalf, I think the best course is as proposed by Profesor Khurshid Ahmed that you addressing the justice Minister or the Prime Minister, Leader of the House, bring the actual proposal that you propose that the following gentlemen should be elected to the Finance Committee of the Senate. On that Mr. Iqbal Ahmad Khan; says "I bow before the ruling."

So, this is where the matter rested which means, that the Prime Minister was not in the House at that time. He never undertook personally to present a Motion of that type and on this basis and in view of the considerations which I have just stated, I think the Motion would not be in order but I would request that one or the other Motion should be moved as soon as we finish with the other items of the agenda that we appoint this Committee because the Committee is urgent and I think the purpose of the Mover of the Privilege Motion would also be served. If before we disperse today, we would have a Committee constituted.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I do not press the Motion.

We move on to A Motions.

Mr. Chairman: Thank you, we move on to the Adjournment Motions.

Now the Adjournment Motion No. 7 stands in the name of Mir Dad Khel.

ADJ MOTION *Re:* POSTPONEMENT OF CONSTRUCTION KALA BAGH DAM TO NEXT YEAR

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۸۵ء کے روزنامہ جنگ کوئٹہ میں یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے کہ محکمہ خوراک میں ۸ کروڑ روپے کی گندم خورد برد ہوئی ہے ۱۹۷۷ سے ۱۹۸۳ تک مختلف جی آر سنٹروں میں گندم میں کمی ہوئی ہے یا خورد برد کی گئی ہے اس سلسلے میں صوبائی وزیر خوراک جناب ارباب محمد نواز کانسی نے محکمہ خوراک کو خورد برد اور بد عنوانی کو ختم کرنے کے لیے خصوصی ہدایات جاری کر دی ہیں جس کی وجہ سے عملہ چوکس ہو گیا ہے محکمہ انسداد رشوت ستانی نے صوبائی وزیر خوراک کو مطلع کیا ہے کہ محکمہ خوراک میں آٹھ کروڑ روپے کی گندم کم ہو گئی ہے یا خورد برد ہوئی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے اسکے مطابق کوئٹہ پی آر سنٹر میں ۲ کروڑ ۶۳ لاکھ روپیہ کی گندم کم ہوئی ہے۔ سبی میں ایک کروڑ ۱۸ لاکھ، مستونگ میں ۶۶ لاکھ، پشین میں ۹۸ لاکھ، بیل پٹ میں ۷۷ لاکھ، جھٹ پٹ میں ۵۱ لاکھ، ڈیرہ بگٹی میں ۳۹ لاکھ، چمن میں ۹۸ لاکھ، دالبندین میں ۱۷ لاکھ۔ احمد وال میں ۱۳ لاکھ۔ لاگسنٹ میں ۶ لاکھ روپیہ کی گندم خورد برد ہوئی ہے ایوان اس اہم قومی مسئلہ پر غور کرے۔

جناب والا! اخبار کی مزید تائید کرنے کے علاوہ محکمہ خوراک بلوچستان نے ۲۸ ہزار من ناقص گندم نذر آتش

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

کردی اور خراب گندم کو ضائع کرنے کے لیئے مزید چالیس لاکھ روپے خرچ ہو گئے ہیں بارہ سال پہلے گندم کراچی سے لائی گئی تھی اور ذمہ دار افراد کا تعین نہیں کیا گیا۔ ۴۰ ہزار روپے خرچ ہونے کی تفصیلات کے مطابق بیرون ملک سے درآمد کی جانے والی ایک ہزار من گندم ۱۹۷۳ء میں کراچی شپ یارڈ سے بلوچستان لائی گئی تھی مبینہ طور پر اس گندم کو دوسرے صوبوں نے وصول کرنے سے انکار کر دیا لیکن محکمہ خوراک (مداخلت)

جناب چیئرمین : یہ تفصیلات ہیں آپ نے جو موشن move کیا ہے اس کے متعلق فرمائیں۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : جناب والا ! اگر یہ بات ہوئی ہے تو اتنے بڑے ذمہ دار لوگ اور افسران کو ان پر مامور کیا گیا اگر یہ خراب تھی اور اس پر اتنا عرصہ ہوا تھا اس سے پہلے یہ تحقیقات کیوں نہیں کی گئی اور جیسا کہ ہمارا ملک ایک غریب ترین ملک ہے اور اس کے باوجود بھی قدرتی آفات کے سیلاب میں ہم آتے رہتے ہیں اور اگر ہمیں گندم مل بھی جاتی ہے تو اس کی اتنی بڑے پیمانے پر خورد برد کیوں کی جاتی ہے اس کے تدارک کی ضرورت ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قوم کا بہت بڑا نقصان ہے اور اس سے ہمارے ملک کی بھی بدنامی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین : آپ میرے خیال میں تحریک کے میرٹ پر جا رہے ہیں — وزیر خوراک کو سن لیجیئے وہ کیا فرماتے ہیں۔

قاضی عبدالمجید عابد (وزیر خوراک وزراعت) : یہ تحریک جو یہاں آئی ہے اور سارا معاملہ ایوان میں پیش ہوا ہے جناب چیئرمین ! یہ سارا مسئلہ صوبائی حکومت سے وابستہ ہے اور فیڈرل منسٹری کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے اگر اس میں اس قسم کا کوئی اشارہ بھی ملتا تو مرکزی حکومت اس معاملہ میں دخل دیتی، لیکن اگر معزز ممبر کی یہ منشا ہے تو فیڈرل گورنمنٹ اس معاملے کی تہ میں جائے گی اور صوبائی حکومت کے تعاون سے ان تمام افراد کی چھان بین کرے گی لیکن کسی صورت میں بھی اس ایوان میں اس تحریک کے آنے کا جواز technically نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے۔ میں نے پچھلے سیشن میں بھی عرض کیا تھا کہ تحریک التواء کے کا ایک خاص قاعدہ ہوتا ہے اور سب

کارروائی قواعد کے مطابق ہوتی ہے - یہ مسئلہ جیسا کہ وزیر خوراک صاحب نے فرمایا کہ صوبائی مسئلہ ہے یہ مسئلہ قومی اہمیت کا حامل ضرور ہے کیونکہ اس میں ۸ کروڑ کا نقصان ہوا ہے لیکن جو باقی قواعد ہیں اس موشن کو admit کرنے کے لیے ان کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اور یہ کہ حال میں وقوع پذیر واقعہ نہیں ہے اور جیسا کہ آپ کی اپنی موشن سے ظاہر ہے کہ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۳ء تک یہ گندم بلوچستان کے مختلف مراکز پر رہی - یہ کوئی مخصوص جگہ کا واقعہ نہیں ہے - اور نہ ہی حال میں وقوع پذیر ہوا ہے - اور دوسرا یہ کہ گندم صوبائی حکومت کی تحویل میں تھی اور یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہ صوبائی ضروریات کے لیے تھی اور بنیادی طور پر جیسا کہ وزیر خوراک صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے اس لیے اس کو خلاف ضابطہ قرار دینا پڑے گا -

میر نبی بخش زہری : جناب والا! ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے اگر آپ اجازت دیں

جناب چیئرمین : کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے

میر نبی بخش زہری : یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے - عرض یہ ہے کہ آٹھ کروڑ کا نقصان ہوا ہے جیسا کہ ہمارے وزیر خوراک صاحب نے فرمایا کہ یہ واقعی صوبائی مسئلہ ضرور ہے مجھے ایک بات کا دکھ ہے کہ ہر جگہ - ۶ لاکھ - ۹ لاکھ کی خورد برد کا میں نے figure سنا ہے مگر جہاں میں پیدا ہوا ہوں صرف بارہ لاکھ کا خورد برد ہوا ہے میرے خیال میں اس کا نوٹس لیا جائے کہ یہاں بہت کم خورد برد ہوا ہے - اس لیے مجھے آپ کو یہ عرض کرنا تھا -

جناب چیئرمین : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے

مولانا سمیع الحق : جناب والا! اس تحریک میں کہا گیا ہے کہ یہ گندم درآمد شدہ تھی اس لیے تصور کیا گیا تھا کہ یہ وفاقی مسئلہ ہے - کیوں کہ درآمد شدہ گندم وفاقی حکومت کا مسئلہ ہوتا ہے -

جناب چیئرمین : آپ یہ بھی فرما سکتے تھے کہ یہ گندم پنجاب میں grow ہوئی ہے اس لیے یہ مسئلہ پنجاب کا ہے بلوچستان کا نہیں ہے ' سوال یہ ہے کہ اور میں نے پہلے بھی ایک دفعہ رولنگ دی تھی کہ ایسے مسئلے موضوع بحث نہیں ہو سکتے لیکن

[Mr. Chairman]

یہ صوبائی حکومت کے قبضے میں دی گئی تھی اس کی ضروریات کے لئے تھیں انکی custody میں تھی اور جیسا کہ تحریک میں بھی خود ذکر ہے کہ وزیر خوراک نے اس میں انکوائری بھی کی ہے میرے خیال میں اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔

تحریک التوا نمبر ۸ ۔ مولانا کوثر نیازی صاحب ۔

ADJ. MOTION: RE: INCREASE IN P.I.A. INLAND FARES

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میں اپنی تحریک التوا پڑھتا ہوں کہ پی آئی اے کے مینجنگ ڈائریکٹر ایئر مارشل وقار عظیم نے اپنی ایک حالیہ پریس کانفرنس سے مطبوعہ ۳۰ جولائی روزنامہ جنگ راولپنڈی میں انکشاف کیا ہے کہ پی آئی اے نے حکومت سے اندرون ملک کرایوں کے اضافے کی درخواست کی ہے ۔ پی آئی اے کے کرایوں میں اضافے کی اس اطلاع سے پاکستان کے سفید پوش حلقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے پی آئی اے کی کارکردگی سے وہ پہلے ہی مطمئن نہیں ہیں انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ پی آئی اے بحثیت مجموعی بہت زیادہ منافع کما رہی ہے اس وجہ سے ان کرایوں میں اضافے کا کوئی جواز نہیں ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر بحث کے لیے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

جناب والا ! میں technicalities کے ضمن میں صرف یہ گذارش کروں گا کہ یہ urgent Public Importance کا مسئلہ ہے اور یہ recent occurrence کا مسئلہ ہے اور یہ مرکزی حکومت سے متعلق ہے اور اس کا تعلق عوام کی فلاح و بہبود سے ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ از راہ کرم آپ قومی مفاد میں اسے admit ہونے کی اجازت عطا فرمائیں

Mr. Chairman: Will the Minister Incharge or any body opposing it say something?

جناب اقبال احمد خان : جناب والا یہ موشن inadmissible ہے کیوں کہ اس میں انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ انہوں نے انکشاف کیا ہے

کہ پی آئی اے نے حکومت سے اندرون ملک کرایوں کے اضافے کی درخواست کی ہے ابھی تو جناب اس پر کوئی فیصلہ ہی نہیں ہوا اور یہ قبل از وقت واویلے کی سمجھ نہیں آتی تو یہ رول (کا) اے کے تحت میری رائے میں یہ inadmisible ہے کیوں کہ اس میں لکھا ہے کہ It shall not deal with a hypothetical case. اس لیے میں یہ عرض کروں گا کہ چونکہ رول ۱۱ کے تحت admisible نہیں ہے لہذا اسے out of order قرار دیا جائے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سیاسی کارکن جو رات دن عوام کی فلاح و بہبود کے نعرے لگاتے ہیں وہ اقتدار میں پہنچ کر کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں جو یک لخت عوام کے فلاح و بہبود میں نہیں ہوتی ہیں۔ میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

(مداخلت)

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں generalize کر کے بات کر رہا ہوں۔ میں نے کسی ایک فرد کے بارے میں نہیں بلکہ اپنے سمیت سب کے ضمن میں یہ بات کی ہے۔

Mr. Chairman: But this has nothing to do with it.

مولانا کوثر نیازی: میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ واقعہ ہوا ہے کہ پی آئی اے نے درخواست کی ہے اور یہ گورنمنٹ کے پاس pending ہے اور یہ خطرہ ہے کہ گورنمنٹ اگر حقائق سے آشنا نہ ہوئی اور اس ایوان میں پبلک feelings کو سامنے نہ رکھا تو وہ کہیں اس درخواست کو منظور نہ کرے اس لیے یہ ضروری ہے کہ اس پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین: اب یہ حقیقت ہے کہ Now the cat is out of the bag. یہ واقعہ جیسے آپ خود ارشاد فرماتے ہیں وقوع پذیر ابھی تک نہیں ہوا اور جیسے لاء منسٹر صاحب نے فرمایا پیش از مرگ واویلا ہے۔ اگر آپ کا مطلب یہ ہے اور وہ سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ آپ اس تحریک التواء سے پیش بندی کر رہے ہیں اس فیصلے کی جو آپ کے خیال میں حکومت پی آئی اے کی درخواست پر کرے گی تو اس کے لیے کوئی اور طریقہ ہے۔ تحریک التوا سے وہ پیش بندی، مجھے افسوس ہے، نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ یہ قواعد کے خلاف ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میں صرف یہ کہتا ہوں کہ میں اس درخواست کو محل بحث بنا رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین : وہ وقوعہ نہیں ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : وہ وقوعہ ہے ۔ ایک ادارے نے ایک محکمہ نے حکومت کو درخواست کی ہے کہ کرایوں میں اضافہ کیا جائے، یہ واقعہ ہے ۔

جناب چیئرمین : وقوعہ کس چیز کو کہتے ہیں آپ اس کو define کریں آپ کے یا میرے دماغ میں جو ایک خیال گزرتا ہے اس کو بھی آپ کہہ دیں کہ یہ خیال گزرا ہے اور ایک وقوعہ ہوا ہے۔ جو وقوعہ رول کے تحت define ہو سکے وہ وقوعہ یہ ہے کہ وہ قابل عمل ہو اور اس سے کوئی نتیجہ مرتب ہو ۔ یہاں پر انہوں نے ایک درخواست کی ہے اور تمام محکمے روز درخواست کرتے ہیں حکومت کو مختلف مسائل کے حل کے لیے تو یہ کوئی وقوعہ نہیں ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! کیا آپ یہ گارنٹی دیتے ہیں کہ حکومت کرایوں میں اضافہ نہیں کرے گی اور اگر اضافہ کر لیا تو اس ایوان کی درخواست پر وہ اسے واپس لے لے گی ؟

جناب چیئرمین : یہ تحریک التواء آؤٹ آف آرڈر ہے گارنٹی کیسے ہو سکتی ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : مجھے افسوس ہے کہ ایک اہم قومی مسئلے پر آپ نے اس تحریک کو بحث کے لیے admit نہیں کیا ہے ۔ میں as a protest walk out کرتا ہوں ۔

Mr. Chairman: You are welcome.

(اس مرحلہ پر مولانا کوثر نیازی صاحب واک آؤٹ کر گئے) ۔

Mr. Chairman: Next item No. 12.

ایک معزز رکن : وہ پانی پی رہے ہیں ۔ پانی پینے کے بعد وہ آ جائیں گے ۔

Mr. Zain Noorani: Sir, point of order, for an Adjournment Motion No. 12. So before it is read out, I have little submission to make.

Mr. Chairman: Yes please.

Mr. Zain Noorani: That the notice of this was sent to the Foreign Office this morning sometime with the result that we have not had time to prepare ourselves to take up this Adjournment Motion today. I would appreciate it if you could put it off till tomorrow.

جناب چیئرمین : قاضی صاحب وزیر موصوف صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا نوٹس ان کو آج ملا ہے انہیں ابھی یہ موقع نہیں ملا کہ اس کو examine کر سکتے تو وہ درخواست کر سکتے ہیں کہ اگر آپ کی اجازت ہے تو اسے کل کے لیے ملتوی کیا جائے۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین : شکریہ ! اگلا موشن نمبر ۱۶ Next item 16

ADJ. MOTION: RE: POSTPONEMENT OF KALA BAGH DAM TO NEXT YEAR

مولانا سمیع الحق : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب والا ! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینیٹ کا حالیہ اجلاس ملتوی کر کے قومی اہمیت کے فوری اور حالیہ ذیل کے واقعہ پر بحث کی جائے ۔ اخبارات میں ڈاکٹر محبوب الحق وزیر خزانہ کی ایک پریس کانفرنس شائع ہو چکی ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا آغاز آئندہ سال ہو جائے گا ۔ اس ڈیم کے ملک کے لیے افادیت کے باوجود ڈیم کے مغربی علاقہ پر واقع تحصیل نوشہرہ اور تحصیل کوہاٹ کی شہری آبادیوں اور زمینوں کو بے حد نقصان پہنچے گا ۔ صرف میرے حلقہ انتخاب تحصیل نوشہرہ کی ایک سو سے زائد آبادیوں کا اس کی زد میں آنے کا امکان ہے اور ان علاقوں کے لوگ کافی عرصہ سے شدید غیر یقینی اضطرابی اور گومگو کی کیفیت میں مبتلا ہیں اور سروے کرنے والے بعض افراد لوگوں کو ہراساں کر کے مالی مفادات حاصل کر رہے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ ڈیم سے متاثر ہونے والی آبادیوں اور اس کے فوائد کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی قوم کے سامنے آ سکیں اس لیے معزز ایوان اس مسئلہ کو زیر بحث لائے کیونکہ ایسے اعلانات کے بعد تشویش مزید بڑھ گئی ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے ؟

مولانا سمیع الحق: جناب والا! میں نے اصل مدعا اس تحریک میں عرض کر دیا ہے اور پچھلے اجلاس میں جو سوالات کے جوابات آئے تھے ان سے اور بھی زیادہ تشویش بڑھ گئی جو اعداد و شمار ہمارے وزیر محترم نے سامنے رکھے تھے اس میں سینکڑوں دیہات کا ذکر تھا کہ اس تحصیل نوشہرہ کے آٹھ دیہات اس کی زد میں آئیں گے۔ اسی طرح زمینوں کا بھی بہت بڑی تعداد میں ذکر تھا یہی حال کوہاٹ کی تحصیل کے اکثر دیہات کا ہے تو یہ مسئلہ پورے صوبہ سرحد میں انتہائی تشویشناک بنا ہوا ہے۔ میں پورے ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے سارے پہلوؤں کو سامنے لایا جائے اور اس سلسلے میں بروقت کوئی انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں۔ الحمدللہ آپ خود اس وقت وزیر خزانہ تھے اور سارے حالات سے باخبر تھے جب یہ پراجیکٹ ان سارے مراحل سے گزر رہا تھا۔ آپ کسی دن بھی اس کے لئے وقت رکھ لیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی تاکہ پوری تفصیل کے ساتھ سے اس پر غور و خوض کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین: آپ اس چیز کی وضاحت کریں کہ یہ ایک فوری نوعیت کا مسئلہ کیسے بن جاتا ہے۔ کالا باغ ڈیم تو میرے خیال میں۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔

مولانا سمیع الحق: فوری نوعیت کا مسئلہ ایسے ہے کہ اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ سارا پراجیکٹ تقریباً تکمیل تک پہنچ چکا ہے گویا تلوار اب سر پر لٹک رہی ہے۔

جناب محمد علی خان ہوتی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! مولانا صاحب نے اپنی تقریر کے دوران فرمایا کہ تحصیل نوشہرہ میرا حلقہ ہے۔ یہ ان کے والد کا حلقہ ہے اور ان کا حلقہ سارا صوبہ سرحد ہے۔ کیونکہ سارے سرحد کے ممبران بھی ایم پی اے حضرات نے ان کو ووٹ دیئے ہیں۔

Mr. Chairman: I think, he stands corrected.

مولانا سمیع الحق: جناب والا! میں سب کی بات کر رہا ہوں کیونکہ وہ لوگ براہ راست میرے گلے میں ہاتھ ڈال رہے ہیں مولانا صاحب صرف دعائیں لیتے ہیں لیکن لوگ محاسبہ میرا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ آپ کی سکونت کی بات کر رہے ہیں۔ وہ حلقہ نیابت کی بات نہیں کر رہے، ڈاکٹر محبوب الحق صاحب! آپ نے جواب دینا ہے یا جناب جمالی صاحب نے جواب دینا ہے؟

میر ظفر اللہ خان جمالی: جناب والا! جہاں تک مولانا صاحب کی تحریک التوا کا تعلق ہے اس میں میں پہلے تو technical shelter لوں گا۔

First, I shall take shelter under Rule 71 (d) that. It shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session or in the Assembly within the last six months. This is the first point, Sir. I think, this question might be in the shape of a Motion which was replied in detail. As far as I am concerned, I think, it must be on the record of the House, Sir. But I don't know why the Mover of the Motion is so co-operative with his constituency. Kala Bagh Dam, when it comes up, will not relate to one constituency. He reads about one constituency. I have to read about my country and the nation. That is the project for the benefit of the whole country. I don't see for people talking about their own constituences. They don't see in the bigger perspective as to what are the benefits the country is gong to get. I think, while sitting in the upper House of the Parliament, it is incumbent on every member, whether he is a Minister or a Senator to have a much better and a bigger global view of the spectrum which are to follow with in the country, Sir.

Now, coming to the another point of it, Sir, the "illegal gratification" only bothering of people'—I don't think that there is any thing which has come to my notice, but if there is any particular case, where a Member is worried about it, you might bring in individual cases to our notice and we will take care of this. So on that I oppose their Motion Sir, and request that it may please be ruled out.

Mr. Chairman: He is worried about the protection of the villages, whether any villages are going to be drowned. I think, if you can assure him on that score, what arrangements are being made in order to protect those villages, because he is..........

Mir. Zafrullah Khan Jamali: Sir, with due respect I would like to submit that I had mentioned earlier during the last Session of the Senate that appropriate measures are being taken about the areas of villages inundated and come under the garb of this Dam. People are being taken care of, and they are going to be shifted to new hamlets or areas. They would be provided all the facilities and compensated, if and when such thing happens.

جناب چیئرمین : وزیر موصوف نے جو ارشاد فرمایا ہے کیا آپ اس کی روشنی میں اپنی تحریک پر زور دیں گے ۔

مولانا سمیع الحق : میں جناب بالکل اسی پر زور دوں گا ۔ میں ان کے بیان سے بالکل مطمئن نہیں ہوں ۔ ہمارے پیش نظر پورے ملک کا مفاد ہر وقت رہتا ہے لیکن اس وقت براہ راست ہمارا صوبہ اس کی زد میں ہے ، نزلہ ہمیشہ ضعیف پر گرتا ہے میں کہتا ہوں کہ ۱۰۰/۱۵۰ دیہات تو میں مثال کے طور پر کہہ رہا ہوں جن کے ڈوبنے کا خطرہ ہے ، جو اس کی زد میں ہیں ان کو آپ کہاں منتقل کر رہے ہیں ؟ ان کو آپ کہاں لے جائیں گے ؟ ہم نے پرانے چھوٹے چھوٹے ڈیموں کے لوگوں کو دیکھا ہے ، وہ ابھی تک در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں ۔ اس لیے آپ اس مسئلہ کو حل کریں اس سے پورا ملک پریشان ہے ۔ ہمارا صوبہ سرحد بھی اس ملک کا ایک حصہ ہے ۔ صرف ایک شخص کی زندگی بڑی بات ہوتی ہے لیکن یہاں تو اس کی زد میں ہزاروں لوگوں کی زندگیاں ہیں ۔

Dr. Mahbub ul Haq: Sir, may I reassure the hon'ble Member that these are the very issues and questions which are greatly the concern of the Government. The Kala Bagh Dam is still in the stages of being re-designed. The height of the dam is being reviewed in order to see that the implications for inundation of certain areas are minimised. The projects are being prepared to ensure that there is not only adequate settlement for those who were displaced, but also adequate compensation. Sir, we are very conscious of the fact that displacement of any number of people is a very major hardship for them and we have to be conscious of it in designning this project even though as the Minister for water and Power has rightly pointed out the benefits to the nation will far out weigh some of the hardships to a limited number of individuals, but even then Sir, we are trying to take all the precautions to minimise those affects. The whole design is still under stages of consideration. No final decision has yet been taken on the final design of the project. I want to assure the hon'ble Member and the other Members who may be coming from the areas which will be affected. We will greatly value their advice and opinions as we finalize this project over the course of the year. I hope with that assurance he will not press the Motion.

Mr. Chairman: Since the Member is pressing the Motion I think I will have to give my ruling.

مولانا سمیع الحق : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ میں یہی چاہتا ہوں کہ اس ڈیزائین کو اس طریقے سے بنایا جائے جس سے کہ کم سے کم نقصان اس

علاقے کو پہنچے۔ ہمارا علاقہ صوبہ سرحد کا دروازہ ہے۔ یہی ہمارا ذریعہ مواصلات ہے۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس ایوان کے سارے اراکین کو یا ان اراکین کو، جو اس کی زد میں آتے ہیں، اس ڈیزائین کو آخری شکل دیتے وقت مشورے میں، شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: تو آپ اس پر زور نہیں دے رہے؟

مولانا سمیع الحق: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

This finishes the Adjournment Motions that we had for today and also the time of half an hour is over. Now, we come to the next item on the Agenda.

Yes, Professor Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے اجلاس میں، میں نے عرض کیا تھا کہ اس ہاؤس کے دو اجلاسوں کے درمیان جو چیزیں بھی واقع ہوں، وہ تحریک التوا کا موضوع بن سکتی ہیں بشرطیکہ اس دوران ان کا نوٹس دیا جائے اور پہلے دن پیش کی جائیں۔ اس سلسلے میں آپ نے کہا تھا کہ فروری ریفرنس آپ دیں۔ تو میں آپ کی خدمت میں یہ کتاب پیش کرنا چاہتا ہوں — پریکٹس اینڈ پروسیجر آف پارلیمنٹ۔ اس کے صفحہ ۲۲۲ پر کہا گیا ہے۔

The matter is urgent only if it is of very recent occurrence and must be raised at the first available opportunity.

اس کی وضاحت کرتے ہوئے آگے بیان کیا جاتا ہے۔

The matter even if is of very recent occurrence, is most urgent.. An opportunity for a discussion will arise in the ordinary course of business within a reasonably short time. Matter arising during the period when the House is not in Session should be raised on the first day........ ساتھ کہتے ہیں۔

تو جناب والا! recent occurrence کے تحت وہ تمام واقعات شامل ہوں گے خواہ سیشن کے دوران کتنا ہی وقت گزر جائے۔ بشرطیکہ پہلے دن اس کا نوٹس دیا جائے اس کی تائید خود نیشنل اسمبلی کے فیصلوں سے بھی ہوتی ہے Decisions of the Chair کے صفحہ

۲۷ سے ۵۷ تک جو فیصلے ہیں تحریک التوا کے متعلق، اس پر میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا۔ اس کے علاوہ صفحہ ۳۳ پر تحریک التوا نمبر ۵۳ کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا اس میں گو ایڈجرنمنٹ موشن کو رولڈ آؤٹ کیا گیا ہے لیکن اس بنیاد پر نہیں رولڈ آؤٹ کیا گیا کہ

The matter was ruled out because it no longer was urgent.

Mr. Chairman: The matter was ruled out........(Interruption)

پروفیسر خورشید احمد: because it no longer remained urgent.

محض اس بناء پر نہیں کہ یہ واقعہ اس سے پہلے ہوا تھا اور اس کا نوٹس پہلے دن دیا گیا ہے بلکہ اس لیے کہ نوٹس صحیح ہے لیکن چونکہ اب وہ urgent نہیں رہا اس لیے اسکو admit نہیں گیا۔ میں چاہتا تھا کہ یہ باتیں آپ کے علم میں لاؤں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ، میں اس رولنگ سے مزید استفادہ کروں گا اس دن میں نے جو عرض کیا تھا یہی تھا کہ ایک مسئلہ جس پر پہلے ہی عمل ہو چکا ہو وہ urgent نہیں رہتا۔ سارے امور جو اٹھائے جا رہے تھے اس بنا پر تھے کہ چونکہ سینٹ کو یہ پہلی opportunity ملی ہے دو اجلاسوں کے درمیان اس لیے اسکو urgent دیا جائے۔ میری وہ گزارش صرف اتنی تھی۔ یہ معاملے اگر ایک سال پرانے ہوں، مجھے یاد ہے کہ ایک واقعہ کوئی ۱۹۸۴ء کے مڈل کا تھا یا ۱۹۸۳ء کا کہ جو کچھ حکومت نے، دیگر اصحاب نے، یا ذمہ دار اصحاب نے ایکشن لینا تھا، وہ سب کچھ ختم ہو چکا ہوا ہے۔ اب اس کو دوبارہ اٹھانے کی کیا ضرورت ہے تو وہ تحریک التوا کا موضوع نہیں بن سکتا۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں اگر آپ یہ کتاب میرے حوالے کر دیں تو بہت شکریہ، لیکن میرے خیال میں یہ ہمارے پاس بھی ہے۔ اس مسئلہ پر آپ سے علیحدہ بھی تبادلہ خیالات ہو سکتا ہے۔

Mr. Javed Jabbar: Sir,........ (Interruption)

Mr. Chairman: Are you on a Point of order?

Mr. Javed Jabbar: On a point of order. Sir, I just want a clarification about this point. Is there not contradiction between the "first available opportunity" and "the limitation of half an hour" allotted every day to Adjournment Motions. As a result many pressing matters cannot be tabled.

Mr. Chairman: The Adjournment Motions require a notice. Unlike Privilege Motions, if a notice is given and even if Motion is not taken up on the same day it doesn't lapse because it has been taken up at the right time.

جناب چیئرمین: جناب اقبال احمد خان!

جناب اقبال احمد خان: جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا پرویلیج موشن پہ وزیر اعظم صاحب نے کچھ نام تجویز کیے تھے جس کی بناء پر میں فنانس کمیٹی کی تشکیل کے لیے تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I have given notice earlier for the Privilege Motion and I think it would be right that a Motion that you have received earlier should be taken up first. The learned Justice Minister said that the House is guilty of breach of privilege because no Member has proposed a Committee. And now he himself proposes a Committee where a Member has already proposed a Committee.

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! یہ میں نے اس سلسلے میں جیسے کہ آپ نے پروسیڈنگز پڑھی ہیں اور اس ہاؤس نے اس بات کا اظہار کیا کہ وزیراعظم صاحب اس بات کا اظہار کریں تو ہاؤس اس کے متعلق فیصلہ کرے گا۔ اس فیصلے کے مطابق پرائم منسٹر صاحب نے جو نام تجویز کیے ہیں وہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ فیصلہ فرمائیں، اس پہ مجھے کوئی عذر نہیں ہو گا۔

Mr. Chairman: I am in the hands of the House. Let him move.

Actually, if you wish to move, you can move your Motion also.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Mine is earlier Sir.

Mr. Chairman: You can move it earlier. I would have no objection.

It can be an amendment to that Motion.

FORMATION OF THE FINANCE COMMITTEE

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, with your permission I beg to move that:—

"As required by Article 88 of the Constitution, the Finance Committee of the Senate may be constituted as follows:—

1. Chairman, Senate .. .. .. *Ex-officio Chairman.*
2. Minister for Finance .. .. *Ex-officio Member.*
3. Malik Muhammad Ali Khan .. *Member.*
4. Brig.(Retd) Abdul Qayyum Khan .. *Member.*
5. Mr. Ahmed Mian Soomro .. .. *Member.*
6. Prof. Khurshid Ahmed .. .. *Member.*
7. Syed Abbas Shah .. .. *Member.*
8. Mr. Muhammad Ali Khan Hoti .. *Member.*
9. Mr. Muhammad Ibrahim Baluch .. *Member.*
10. Syed Faseih Iqbal .. .. *Member.*

یہ میں نے ۸ ممبرز اور دو ایکس آفیشو ممبرز کی basis پر تجویز کیا ہے
جناب یہ آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Mian Soomro would you like to move an amendment to this Motion.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I wanted to say that the House stands by the Constitution and since the hon'ble Minister for justice has proposed the same names, my only purpose was to draw the attention of the House to this Constitutional provision. On that the justice Minister has said that the House itself has committed the breach of privilege as one Member could have moved it. Now, he has moved it I don't find this blowing of hot and cold at the same time.

Mr. Chairman: Thank you very much. Then, I think the Motion before the House is:—

"As required by Article 88 of the Constitution, the Finance Committee of the Senate may be constituted as follows:—

1. Chairman, Senate .. .. .. Ex-*officio Chairman.*
2. Minister for Finance .. .. Ex-*officio Member.*
3. Malik Muhammad Ali Khan .. *Member.*
4. Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan .. *Member.*
5. Mr. Ahmed Mian Soomro .. .. *Member.*
6. Prof. Khurshid Ahmed .. .. *Member.*
7. Syed Abbas Shah .. .. *Member.*
8. Mr. Muhammad Ali Khan Hoti .. *Member.*
9. Mr. Muhammad Ibrahim Baluch .. *Member.*
10. Syed Faseih Iqbal .. .. *Member.*

Now, I put the question before the House.

The question is:—

مولانا کوثر نیازی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب! اگرچہ میرا یہ نکتہ کچھ تھوڑا سا بے محل ہو گیا ہے لیکن میں صرف اپنی معلومات میں اور ایوان کی معلومات میں اضافے کے لیے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج وقفہ سوالات کیوں نہیں ہوا؟

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات کے متعلق پچھلے سیشن میں بھی یہی سوال اٹھایا گیا تھا غالباً احمد میاں سومرو صاحب نے اٹھایا تھا اور اس پر جو میں نے عرض کیا تھا وہ بھی غالباً آپ کے ذہن میں ہوگا کہ سینیٹ یا اسمبلی کے پہلے دن کی روایت یہ ہے اور رولز میں اس کی کوئی پروویژن نہیں کہ وقفہ سوالات اس میں Provide نہیں کیا گیا۔

مولانا کوثر نیازی: قومی اسمبلی کا اجلاس کل پہلی مرتبہ ہوا اور اس میں وقفہ سوالات ہوا۔

جناب چیئرمین: کل پہلی مرتبہ نہیں ہوا۔ وہ اس سے پہلے ۵ بجے شام ہوا تھا۔

مولانا کوثر نیازی: کل پہلی مرتبہ نہیں ہوا؟

جناب چیئرمین: وہ اجلاس پرسوں شام پانچ بجے سے شروع ہے۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! Before we resume normal business...

اگر اجازت ہو تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں شکرگزار ہوں کہ ایوان نے اس تجویز کو قبول کیا اور میں اس معزز ایوان کے اراکین کو یقین دلانا چاہتا ہوں خاص طور پر اپنے دوست احمد میاں سومرو صاحب کو کہ آئین اور قانون کی ہمیشہ پاسداری کی جائے گی۔

جناب احمد میاں سومرو: جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ دیگر بھی تو کوئی سٹینڈنگ کمیٹی نہیں بنی اس لیے میں لاء منسٹر سے درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں بھی کچھ کریں۔

جناب چیئرمین! وہ میرے خیال میں ان کے زیر غور ہیں۔ میں بھی ان سے (in touch) ہوں۔ انشاء اللہ جلد ہی بن جائیں گی۔ کوشش یہی ہے کہ وہ اسی سیشن میں بن جائیں۔

جناب احمد میاں سومرو۔ جناب اس میں کوئی مشکلات ہیں؟

جناب چیئرمین: نہیں کوئی مشکلات نہیں، اسی سیشن کو دیکھنا ہے اور Options کا مقابلہ کر رہے ہیں کہ کس نے کس کمیٹی کے لیے opt کیا ہوا ہے۔ وزیر قانون فرما رہے ہیں کہ اسی سیشن میں ہو جائے گا۔

The next item is the report of "the Special Committee on the revival of the Political Parties"........Mr. Hasan A Shaikh.

REPORT OF THE SPECIAL COMMITTEE ON THE REVIVAL OF THE POLITICAL PARTIES

Mr. Hasan A Shaikh: Mr. Chairman, in the absence of Mr. Fida Muhammad Khan I have been authorised by the Committee to present this report. I, therefore, beg to present the report of the Special Committee and in accordance with the provisions of Rule 165 (2), I will make a few remarks confining myself to brief statement of facts.

Mr. Chairman: Yes, Please.

مولانا سمیع الحق : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ، میں پارلیمانی امور کے قواعد و ضوابط کا اتنا ماہر تو نہیں ہوں اور آپ الحمدللہ بار بار ہمیں یہی کہتے ہیں کہ قواعد و ضوابط کا لحاظ رکھنا چاہیئے اور الحمدللہ خود آپ کا تو نمایاں وصف یہ ہے کہ آپ قواعد و ضوابط کا لحاظ رکھتے ہیں - ہمیں پوری معلومات تو نہیں ہیں لیکن عام تاثر اور میرا خیال یہ ہے کہ سینٹ اور اسمبلی دونوں صورتوں میں اگر کوئی اہم ترین مسئلہ کسی ایک ایوان میں زیر بحث آ چکا ہو اور وہ کسی حتمی نتیجے تک نہ پہنچ چکا ہو تو اس کو میرے خیال میں دوسرے ایوان میں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا - یہی صورتحال وہ نفاذ شریعت کے ایک بل کے مسئلے کے متعلق تھی اور الحمدللہ وہ یہاں ایڈمٹ ہو گیا ہے لیکن قومی اسمبلی میں وہ شاید اس وجہ سے پیش نہیں کیا جا سکتا کہ ایک ہاؤس میں پیش ہو چکا ہے - یہاں چھوٹے چھوٹے مسائل کے بارے میں میرے خیال میں کچھ قواعد ہیں - یہاں رول نمبر ۱۷ جو ہے اس کی ذیلی دفعہ "د" میں ہے کہ اس میں کسی ایسے معاملے پر بحث کی تجدید نہیں کی جائے گی جس پر اسی اجلاس میں یا گزشتہ چھ ماہ کے اندر اسمبلی میں بحث کی جا چکی ہو تو یہاں اسمبلی میں سیاسی کمیٹی کی رپورٹ جو اسی موضوع سے متعلق ہے وہ زیر غور ہے اور جب تک اس کا فیصلہ ہمارے سامنے نہ آئے میرے خیال میں یہاں یہ رپورٹ پیش کرنا قواعد و ضوابط کے خلاف ہے میرے خیال میں عام دنیا کا رول یہی ہے کہ بیک وقت دونوں ایوانوں میں ایک چیز زیر بحث نہیں لائی جا سکتی - اس معاملے میں ہماری رہنمائی فرمائی جائے اور حضرات بھی اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کریں اور پھر آخر میں شیخ صاحب کچھ فرمائیں -

جناب چیئرمین : آپ کی صحیح رہنمائی تو وزیر انصاف صاحب کر سکیں گے لیکن میں آپ کی توجہ صرف ایک ہی امر کی طرف مبذول کراتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جو دفعہ آپ نے پڑھی وہ تحریک التوا کے بارے میں ہے - موٹا لکھا ہوا ہے - یہ چیپٹر تھا وہاں سے شروع ہوتا ہے تو دوسرے امور پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا -

مولانا سمیع الحق : میں نے مثال دی تھی کہ مثال کے طور پر وہاں ایک چھوٹی سی بات ہے - لیکن دوبارہ زیر غور نہیں لایا جا سکتا لیکن یہ تو جناب پورے ملک کا مسئلہ ہے -

جناب چیئرمین : جہاں تک اس کا تعلق ہے کہ ایک مسئلہ اگر ایک ہاؤس میں زیر بحث ہے تو دوسرے میں نہیں ہو سکتا تو بہت سارے امور جو ہیں مثلاً آپ کے بلز جو ہیں ان پہ بھی دوسرے ہاؤس میں بحث نہیں ہو سکتی ہے نہ ان کے پیش کرنے کا جواز بنتا ہے - اگر اسی مفروضے پر چلیں جو آپ ارشاد فرما رہے ہیں تو اس کا ایک مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ایک یا دوسرا ہاؤس Redundant ہے - Redundant کا جو کچھ اردو ترجمہ ہے آپ کو دیجیے -

مولانا سمیع الحق : اسی کو عربی میں دور کہتے ہیں دور باطل ہے ، وہی دور ہے -

جناب چیئرمین : میرے خیال میں یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - جناب شیخ صاحب -

مولانا سمیع الحق : شیخ صاحب اسی پر کچھ جواب دینا چاہتے ہیں جی -

جناب چیئرمین : وہ جواب ہو گیا ہے -

جناب حسن اے شیخ : جناب چیئرمین صاحب نے رولنگ دے دی ہے تو میں جواب کیوں دوں ؟

Sir, on the 6th of July, 1985 Qazi Hussain Ahmed had moved a Privilege Motion in respect of ending of Martial Law. The Prime Minister intervened and he told him that he was moving for making a Committee for the revival of the Political Parties. and on the basis of that assurance Qazi Hussain Ahmad had withdrawn his Motion and this Committee was set up. This Committee has met about seven times. besides the main Committee. there was a Drafting Committee which may devise a new law on Political Parties. It has been suggested because of the provision of Article 17 of the Constitution. and a new law on political parties has been suggested because of the provisions of Article 17 of the Constitution the law has only provided for reasonable restrictions. The law relates to formation of political parties, registration of political parties, de-registration of political parties and dissolution of political parties. The Federal Government does not come in the picture anywhere except in respect of dissolution of political parties. Article 17 gives certain powers to Federal Government in respect of dissolution of political parties. Otherwise, the law provides for association for political parties and the political parties are being revived by this law.

I think, the Members of the Committee have done a tremendously good work. They worked very hard to produce this Report and I beg to present the Report before this House.

Mr. Chairman: Thank you very much. Would you move—

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I will move it in a slightly amended form.

Mr. Chairman: Please go ahead.

Mr. Hasan A. Shaikh: In a slightly amended form, with your permission.

I move "That the report of the Special Committee be taken into consideration on 19th August *i.e.* tomorrow."

Mr. Chairman: Sorry, would you read the Motion again?

Mr. Hasan A. Shaikh: My Motion is, me lord, that the report of the Special Committee be taken into consideration on 19th August.

Mr. Chairman: The Motion moved is;

"That the report of the Special Committee on the revival of political parties in the country be taken up for consideration on 19th of August *i.e.* to say tomorrow."

And I will put the question if it is not being opposed. The question is;

"That the Report of the Special Committee on the revival of the political parties in the country be taken up for consideration on the 19th of August.'

(The Motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and it would come up for discussion tomorrow. Now, before I disperse it, I think, there is one things, because this finishes our today's business, at what time do we meet tomorrow in the afternoon or in the morning?

Many Hon. Members: 5 O'clock.

Mr. Chairman: 5 O'clock in the afternoon. Jinab Iqbal Ahmad Khan Sahib!

جناب آفتاب احمد خان : مارننگ آورز میں نیشنل اسمبلی کا سیشن ہو رہا ہے اور اس بزنس کو جلد ختم کرنے کے لیے ہم نے یہ کہا ہے کہ صبح نیشنل اسمبلی میٹ کرے گی آفٹر نون میں سینٹ ۔ اس لیے پانچ بجے یا سوا پانچ بجے عصر کی نماز کے بعد رکھ لیں ۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں عصر کی نماز کے بعد سوا پانچ بجے punctuality ہو تو بہتر رہے گا کیونکہ ٹائم ضائع نہیں ہو گا جناب جبار صاحب

Mr. Javed Jabbar: Sir, the Report of the National Assembly's Special Committee should also be made available formally to the Senate. to enable proper consideration.

Mr. Chairman: I think, it is available. It is printed. I am told that it is getting printed and it could be distributed to Members of the Senate as well. Well this brings us to the end of today's business and the House is adjourned to meet tomorrow at 5.15 P.M. Thank you.

[The House adjourned to meet at quarter past five of the clock in the evening, on Monday, the 19th August, 1985.]

PCPPI—4543(85)Senate—12-4-1986—300.